جناب مضطر عباسی ایم۔اے۔ (مری)

جدید زبانوں کے عربی ماخذ

پیغمبر کا وصی کون ——؟

لفظ "وصی" کے مفہوم پر نئے انداز سے گفتگو

وصی —— الحق کے ستمبر ۱۹۷۶ کے شمارے میں جناب پروفیسر محمد سلیمان صاحب اظہر کا "پیغمبر کا وصی کون۔؟" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ محترم اظہر صاحب نے شیعہ حضرات کی کتابوں کے حوالوں سے بتایا ہے کہ حضرت رسول اکرمؐ کے وصی حضرت علیؓ نہیں تھے۔ شیعہ حضرات کی روایات میں تضاد ہے۔ ایک طرف کہا گیا ہے کہ حضرت رسول اکرمؐ نے اعلانِ نبوت کے موقعہ پر فرمایا تھا کہ حضرت علیؓ میرے وصی ہیں۔ اور دوسری روایات میں ہے کہ آپؐ نے وصال کے موقعہ پر حضرۃ عباسؓ سے فرمایا کہ آپؓ میرے وصی ہیں۔ اور جب حضرت عباسؓ نے بوجہ پیرانہ سالی وصی کی ذمہ داریاں قبول کرنے سے معذوری کا اظہار کیا تو آپؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا اچھا اب آپ میرے وصی ہوں گے۔ اظہر صاحب فرماتے ہیں اور بالکل بجا فرماتے ہیں کہ جب پہلی روایت کے مطابق حضرت رسولِ اکرمؐ اعلانِ نبوت کے روز ہی سے حضرت علیؓ کو وصی مقرر فرما چکے تھے تو پھر وفات کے موقع پر حضرت عباسؓ سے کیوں فرمایا کہ آپ وصی ہو جائیں۔

شیعہ حضرات کی کتابوں میں اس نوعیت کے تضاد کی بیشمار مثالیں ملتی ہیں اور ایسی مثالیں جو ان کتابوں کے مواد ہی کو مشکوک اور مشتبہ بنا دیتی ہیں۔ اظہر صاحب نے چند اور مثالیں بھی پیش کی ہیں، لیکن ہم ایک دوسرے انداز سے وصی کے مفہوم پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ لفظ وصی کے معنیٰ کی وضاحت کی جائے، لغت اور خاص کر حدیث کی لغت کی کتابوں میں لفظ وصی کے معنیٰ وہ نہیں جو شیعہ حضرات مراد لیتے ہیں۔ اور اگر بالفرضِ محال وہی مفہوم اور معنیٰ مراد لئے جائیں جو شیعہ حضرات مراد لیتے ہیں اور یہ تسلیم کر لیا جائے کہ حضرت رسولِ اکرمؐ نے حضرت علیؓ کو اپنے بعد خلیفہ اور نائب مقرر فرمایا تھا۔ اور اس سلسلہ میں شیعہ حضرات کی کتب میں پیش کی گئی، روایات کو من وعن قبول کر لیا جائے

تو بھی شیعہ حضرات کی مراد پوری نہیں ہوتی۔ یہ لوگ حضرت علیؓ کو جناب رسول پاکؐ کا خلیفہ بلافصل اور اسلام کی تاریخ میں پہلا خلیفہ مانتے ہیں اور اہل سنت والجماعت چوتھا خلیفہ تسلیم کرتے ہیں۔ اب سوچیے کہ حضرت رسول اکرمؐ نے اگر حضرت علیؓ کو اپنا وصی یعنی خلیفہ مقرر کیا بھی ہے تو اس سے یہ مفہوم کیسے نکل آیا کہ کسی دوسرے کو خلیفہ مقرر نہیں کیا اور وصی کے مفہوم اور معنوں میں "بلافصل" اور "اوّل" کا اضافہ کس دلیل سے کیا گیا ہے۔ حضرت علیؓ کو اہل سنت والجماعت بھی تو رسول پاکؐ کا خلیفہ مانتے ہیں اختلاف صرف بلافصل خلیفہ ہونے میں ہے۔ اور شیعہ حضرات کی روایات سے بھی بلافصل حضرت علیؓ کا خلیفہ ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

یہ تھی "وصی" کے اس مفہوم کی حقیقت جو شیعہ حضرات مراد لیتے ہیں۔ باقی رہا "وصی" کا حقیقی مفہوم سو اس کے پیش نظر کسی قسم کے اختلاف کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔

وصی کا مفہوم :۔۔۔۔ لغت میں وصی کے معنیٰ لکھے ہیں :

۱۔ مرتبہ پانے کے بعد پھر اتر جانا۔ ترقی کے بعد تنزل کرنا۔

۲۔ کسی کو اپنا کام سپرد کرنا۔ مرتے وقت کسی کو کچھ دلانا۔ کسی چیز کا مالک بنانا۔ کسی کام کا عہد لینا۔ کسی کام کا اشارہ کرنا۔

۳۔ وَصِیؒ کے معنیٰ ہیں وہ جو میّت کیطرف سے اس کے مال اور اہل وعیال کا نگران ہو۔ ان تینوں معنوں میں سے پہلے معنوں میں حضرت علیؓ "وصی" نہ تھے، معاذاللہ ایسا کون ہے جو یہ خیال کرے کہ حضرت علیؓ کبھی بھی اپنے مرتبہ اور مقام سے گرے ہوں۔ باقی رہے دوسرے اور تیسرے معنیٰ سو اس اعتبار سے حضرت علیؓ "وصی" ہیں۔ اور ضرور "وصی" ہیں۔ اور اگر کسی وقت حضرت رسول اکرمؐ نے آپؓ کو "وصی" فرمایا ہے تو کس کافر کو انکار ہو سکتا ہے۔ اور اگر نہیں فرمایا تو بھی چچا زاد بھائی، داماد، اور بچپن سے حضرت رسول اکرمؐ کے گھر کے ایک فرد کی حیثیت سے آپؓ کی یہ ذمہ داری تھی کہ رسول اکرمؐ کے وصال کے بعد آپ کے اہل خانہ کی دیکھ بھال کے فرائض سرانجام دیں۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ حضرت علیؓ اس فرض کی ادائیگی کا ہمیشہ اہتمام فرماتے رہے ہیں۔ حضرت رسول کریمؐ نے اپنی زندگی میں بھی سفر پہ روانگی کے وقت اہل خانہ کی دیکھ بھال اور نگرانی کے لئے حضرت علیؓ کو مقرر فرمایا تھا۔ جنگ بدر کے موقع پر رسول پاکؐ نے اپنے بڑے داماد حضرت عثمانؓ کو اہل خانہ کی دیکھ بھال اور نگران کے لئے بطور وصی مقرر فرمایا تھا اور انہیں مدینہ میں چھوڑ گئے تھے۔

آپؐ کی وفات کے فوراً بعد جب جیّد صحابہؓ سیاسی اور جماعتی امور کی سرانجام دہی اور امت کو

اختلاف اور انتشارات کی کیفیت سے بچانے نیز مغموم دلوں کو سہارا دینے اور خاص کر نوجوان طبقہ کو مایوسی سے بچانے نیز منافقوں اور دشمنوں کی سازشوں کو ابھرنے سے پہلے ہی کچل ڈالنے کے اہم ترین فرائض کی سرانجام دہی میں مصروف تھے، اس وقت حضرت علیؓ اہل خانہ اور حضرت رسول اکرمؐ کے اہل وعیال کی نگرانی اور آپؐ کی تجہیز وتکفین کے کاموں میں مشغول تھے۔

خلیفہ اوّلؓ کے عہد میں جب اندرونِ ملک فسادات کی کیفیت پیدا ہوگئی اور سرحدات پر دشمن کی افواج نقل وحرکت کر رہی تھیں اس وقت بھی حضرت علیؓ وصیؐ ہونے کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ یعنی بجائے میدانِ جنگ میں اپنی روایتی شجاعت اور ضرب وحرب کی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے حضرت رسولِ اکرمؐ کے اہل وعیال کی دیکھ بھال اور نگرانی کی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں مصروف رہے۔

حاصلِ کلام یہ کہ :-

۱۔ حضرت علیؓ کو رسول اکرمؐ کا وصی مان لینے سے نہ تو شیعہ حضرات کی وہ مراد پوری ہوتی ہے۔ جس میں یہ لوگ پہلے تینوں خلیفوںؓ کی خلافت کا انکار کرتے ہیں۔ اور نہ ہی اہل سنت والجماعت کے نظریات وعقائد کی تردید ہوتی ہے۔

۲۔ ہم مان لیتے ہیں کہ حضرت رسولِ اکرم نے حضرت علیؓ کو اپنا وصی مقرر کیا تھا، لیکن اس کا یہ مفہوم نہیں کہ آپؓ حضرت رسولِ اکرمؐ کے خلیفہ بلافصل بھی مقرر ہوگئے تھے۔

۳۔ حضرت رسول اکرمؐ کے بعد حضرت علیؓ ہی آپ کے اہل وعیال کے نگران تھے اور لفظ وصیّ کے یہی معنیٰ ہیں۔

یہ اوراق تو جدید زبانوں کے عربی ماخذ کے لئے مخصوص ہیں ان میں مذہبی مباحث کی گنجائش نہیں، یہ جرأت محض اتفاق کی بات ہے۔ آج ہی الحق کا پرچہ ملا، اور وصیّ کے عنوان پر جناب اظہر صاحب کا مضمون پڑھا تو خیال ہُوا کہ آج اسی لفظ وصیّ کی تحقیق کی جائے۔ چنانچہ ترتیب سے ہٹ کر قارئین حضرات کی وقتی دلچسپی کا احترام کرتے ہوئے وصیّ کے مادے اور ماخذ پر گفتگو شروع کی اور چند باتیں اس قسم کی نوکِ قلم پر آگئیں جن سے اظہر صاحب کی کوششوں کی تائید اور قارئینِ کرام کی دلچسپیوں کا احترام مقصود ہے۔

اب آئیے اصل مضمون کی طرف کہ عربی کا لفظ وصی جدید زبانوں کے کن کن کلمات کا ماخذ ہے۔ یا یوں کہئے کہ جدید زبانوں کے کون کون سے کلمات ایسے ہیں جو عربی کے اس زیرِ بحث لفظ وصیّ سے ماخوذ ہیں۔

واسل :— انگریزی اور فرانسیسی زبانوں میں ایک لفظ VASSAL (واسل) ہے۔ اور ویلز

کی زبان WELSH میں اس کی صورت GWAS ہے۔ انگریزی زبان کا لفظ VASSALAGE اسی سے ماخوذ ہے، جس کے معنیٰ ہیں حلقہ بگوش، تابعدار، ان سب کا ماخذ VASSUS ہے جس کے معنیٰ نوکر، ملازم، فرمانبردار اور ماتحت افسر کے ہیں اور یہی مفہوم ہے۔ عربی زبان میں وصیّ کا۔

وائس :۔ انگریزی میں VICE کے معنیٰ ہیں قائم مقام۔ نائب۔ VICEGERENT کے معنیٰ ہیں۔ نائب، وکیل، جس کے سپرد کوئی کام کیا گیا ہو۔ اسی طرح VICEGERENCY کے معنیٰ ہیں نیابت، وکالت ایک دوسرا کلمہ جو اردو میں بھی مستعمل ہے۔ VICEROY ہے۔ (وائسرائے) جو VICE (نائب) اور ROY (بادشاہ) سے مرکب ہے۔ اس سے پہلے لفظ رائے (ROY) کے بارے میں عرض کیا جا چکا ہے، کہ اس ماخذ سنسکرت کا لفظ "راج" ہے۔ جو عربی کے "راز" کی لفظی اور معنوی نقل ہے۔ اس وقت VICE (وائس) کے ماخذ کی تلاش ہمارا مقصود ہے۔ اسکی ایک صورت قدیم انگریزی میں VISCONTE ہے، جو فرانسیسی میں VICECONTE اور VISCONTE ہے، اور جدید انگریزی میں VISCOUNT کی صورت میں نظر آتا ہے۔ یہ بھی VICEROY کی طرح مرکب ہے۔ VICE اور COUNT یا CONTE سے اور اس کے معنیٰ ہیں فوج کا نائب اور ماتحت افسر، سردار یا نگران۔ COUNT انگلستان میں ایک خاص قسم کے سردار کیلئے استعمال ہوتا ہے جس کا مترادف اردو میں نواب ہو سکتا ہے، اور VICE یہی زیر بحث کلمہ ہے، نائب، ماتحت، وکیل وغیرہ۔

فرانسیسی میں انگریزی کا VICE (وائس) VIS ہے، اور ان سب کا مشترک ماخذ لاطینی کا VICE ہے، جو عربی میں یہی وصیّ ہے۔

آپ عربی کے وصیّ کے معنیٰ اور مفہوم پر ایک بار پھر نظر ڈالیں۔ ہم نے کھینچ تان کر VASSAL یا VICE وغیرہ کے سلسلہ میں اسے ماخذ ٹھہرانے کی کوشش نہیں کی، لفظ کی صورت مفہوم اور معنیٰ ہمارے خیال کی تائید کرتے ہیں۔

اوپر "وصی" کی لغوی تشریح کے سلسلہ میں ہم نے لغت کی کتابوں کے حوالے سے عرض کیا ہے کہ اس کے ایک معنیٰ مرتبہ سے معزولی اور تنزل کے بھی ہیں۔ اب اسے حسنِ اتفاق کہئے یا کچھ اور کہ لاطینی کے ماخذ VICE سے یورپ والوں نے VICIOUS کا کلمہ بنایا ہے۔ جس کے معنیٰ خوشامدی اور طفیلی کے ہیں نیز اس کے معنیٰ ہیں۔ بد۔ بدطینت۔ بدفطرت۔ اور بُرا۔ ممکن ہے کہ یہ معنیٰ یوں پیدا کر لئے گئے ہوں کہ نائب ملازم اور نوکر واقعی ایک قسم کا خوشامدی اور طفیلی ہوتا ہے۔ نیز ملازم اپنے مالک سے دور نہیں ہوتا صورتاً یا معناً اس کے قریب ہی رہتا ہے۔ اس لئے VICINITY کے معنیٰ قرب و جوار کے ہیں۔

کھوار ـــــ ابھی یہ سطور لکھ رہا تھا کہ پشاور سے ایک کتاب بذریعہ ڈاک وصول ہوئی کتاب ہے، چترال کے شہزادہ صمصام الملک کی لکھی ہوئی چترالی زبان کی گرامر۔ کتاب کے دیباچے میں اس کے شر جناب مولانا عبدالقادر صاحب ڈائریکٹر پشتو اکیڈمی پشاور یونیورسٹی رقم طراز ہیں کہ چترال کا نام مشقار بھی ہے۔ لیکن عجیب بات ہے کہ اس علاقے میں بولی جانے والی زبان کو چترالی یا قشقاری نہیں بلکہ "کھوار" کہا جاتا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ :

"کھوار" کے لفظ کی تسلی بخش تحقیق تو میں نہیں کر سکا لیکن اتنا معلوم ہو سکا کہ "کھو" ایک قوم کا نام تھا جو اس علاقے میں آباد تھی۔ گویا "کھو" قوم کی نسبت سے اس علاقے کی زبان کا نام "کھوار" ہو گیا ہے۔ ممکن ہے حقیقت یہی ہو۔ لیکن اس تحریر سے راقم کا ذہن عربی کے کلمہ "خوار" کی طرف گیا اور لغت اٹھا کر دیکھا تو "خوار" کے معنیٰ آواز خاصکر گائے کے بچے کی آواز اور بزدل اور ڈرپوک کی آواز کے نظر آئے۔ گویا چترال میں بولی جانے والی زبان کا نام "کھوار" عربی کے "خوار" کی ایک صورت ہے۔"

کوارڈ ـــــ چترالی کے کھوار اس کے عربی مفروض ماخذ "خوار" کی نسبت سے جدید زبانوں کا ایک لفظ "کوارڈ" یاد آیا۔ جو انگریزی میں COWARD پرتگالی میں COVARDE ہسپانوی میں COBARDE اور اطالوی زبان میں CODARDO ہے۔ فرانسیسی میں اسکی صورت COUARD ہے، اہل یورپ اسے لاطینی کے کلمہ COUDA سے ماخوذ مانتے ہیں، ان سب کلمات کے معنیٰ ہیں۔ بزدل اور عربی میں "خوار" کے یہی معنیٰ ہیں۔ یعنی بزدل، کمزور، ڈھیلا اور سست وغیرہ۔ ممکن ہے کسی صاحب کو COWARD اور COUARD وغیرہ کلمات کے آخر D (د) کھٹکتا ہو، سو عرض ہے کہ ان الفاظ میں D زائد ہے، اصل لفظ COWAR ہی ہے، جو انگریزی لغت میں COWER کی صورت میں ملتا ہے۔ COWER (کوور) کے معنیٰ ہیں ڈر اور خوف کی وجہ سے چھپ جانا۔ یہ لفظ آئس لینڈ کی زبان میں KURA ڈنمارک والوں کی زبان میں KURE سویڈن کی بولی میں KURA اور جرمن میں KAUERN ہے، یہاں RN مصدر کی علامت کے طور پر اصل کلمہ پر اضافہ ہے۔ COW (کاؤ) جس کے معنیٰ گائے کے ہیں، یہ بھی خوف بزدلی کے معنوں میں مستعمل ہے۔ اہل یورپ نے COW بمعنیٰ گائے کو سنسکرت کے کلمہ GO اور COW بمعنیٰ ڈرانا، خوف زدہ کرنا۔ کو ڈینش کے KUE یا آئس لینڈ کی زبان کے KUGA سے ماخوذ بتایا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ تمام کلمات یعنی COWARD (بزدل) COWER (ڈر سے چھپ جانا۔) نیز COW (گائے) COW (ڈرانا، خوف زدہ کرنا۔) وغیرہ کلمات جو یورپ کی درجنوں زبانوں میں پائے جاتے ہیں سب کے

باقی صفحہ ۵۴ پر